بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۷۲/۳۷ سوموار ۴ شوال ۱۴۰۳ھ ۲۵ وفا ۱۳۶۲ ہش ۲۵ جولائی ۱۹۸۳ء نمبر ۱۶۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

- دبوہ ۲۴ وفا/جولائی۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے۔

عام طبیعت پہلے سے بہتر ہے۔ الحمدللہ

احباب کرام خصوصی توجہ اور دلی التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ مولائے کریم اپنے خاص فضل سے اس بابرکت شعائر اللہ وجود کو جلد تر مکمل صحت یابی سے نوازے اور اپنے فضلوں کی پناہ میں رکھے آمین

- "سلسلہ کے پرانے خادم سید شاہ محمد صاحب سابق رئیس التبلیغ انڈونیشیا کیلئے دعا کی درخواست تبشیر کی جانب سے کی گئی تھی۔

شاہ صاحب کی حالت تشویشناک تھی۔ پانچ روز آکسیجن دی جاتی رہی اب وہ پہلے سے بہتر ہیں تین ہفتہ تک ہسپتال میں رہنے کے بعد گھر آگئے ہیں ابھی پورے طور پر صحت مند نہیں۔

انہوں نے اپنے خط بنام وکالت تبشیر میں احباب کا دعاؤں کیلئے شکریہ ادا کیا ہے اور مزید دعاؤں کے کیلئے احباب کی خدمت میں درخواست کی ہے۔

(ایڈیشنل وکیل التبشیر)

اَلْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی

اوپر کا ہاتھ بہتر ہے نیچے والے ہاتھ سے (حدیث النبی)

۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست

حضور کی خدمت بابرکت میں پیش ہونے پر ارشاد فرمایا:-

"اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

جَزَاھُمُ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ

جَزَاکُمُ اللّٰہُ"

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اپنے مخالفوں کی ہزاروں خطائیں بخشنے کو ہم تیار ہیں

مَیں حلفاً کہتا ہوں اور سچ کہتا ہوں کہ مجھے کسی قوم سے دشمنی نہیں ہے

"یقیناً یاد رکھو کہ مومن متقی کے دل میں شر نہیں ہوتا۔ مومن جسقدر متقی ہوتا جاتا ہے اسی قدر وہ کسی کی نسبت سزا اور ایذاء کو پسند نہیں کرتا۔ مسلمان کبھی کینہ ور نہیں ہو سکتا ہاں دوسری قومیں ایسی کینہ پرور ہوتی ہیں کہ اُن کے دل سے دوسرے کی بات کینہ کی کبھی نہیں جاتی اور بدلہ لینے کیلئے ہمیشہ کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے مخالفوں نے ہمارے ساتھ کیا کیا ہے۔ لیکن پھر بھی ان کی ہزاروں خطائیں بخشنے کو ہم اب بھی تیار ہیں۔ پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو یاد رکھو کہ تم ہر شخص سے خواہ وہ کسی مذہب کا ہو ہمدردی کرو اور بلا تمیز مذہب و قوم ہر ایک سے نیکی کرو"

(تقریریں صـ۲۹)

"ہمارا یہ اصول ہے کہ کُل بنی نوع سے ہمدردی کرو اگر ایک شخص ایک ہمسایہ ہندو کو دیکھتا ہے کہ اس کے گھر میں آگ لگ گئی اور یہ نہیں اٹھتا کہ تا آگ بجھانے میں مدد دے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ مجھ سے نہیں ہے۔ اگر ایک شخص ہمارے مریدوں میں سے دیکھتا ہے کہ ایک عیسائی کو کوئی قتل کرتا ہے اور وہ اس کے چھڑانے کیلئے مدد نہیں کرتا تو مَیں تمہیں بالکل درست کہتا ہوں کہ وہ ہم میں سے نہیں ہے ..... مَیں حلفاً کہتا ہوں اور سچ کہتا ہوں کہ مجھے کسی قوم سے دشمنی نہیں ہاں جہاں تک ممکن ہے اُن کے عقائد کی اصلاح چاہتا ہوں اور اگر کوئی گالیاں دے تو ہمارا شکوہ خدا کی جناب میں ہے نہ کسی اور عدالت میں اور بایں ہمہ نوع انسان کی ہمدردی ہمارا حق ہے"

(سراج منیر صـ۲۸)

ہدایات برائے سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع ۲۱-۲۲-۲۳ اکتوبر ۱۹۸۳ء بروز جمعہ، ہفتہ اتوار مرکز سلسلہ میں منعقد ہوگا۔ اِنْشَاءَ اللّٰہُ

قائدین خدام الاحمدیہ مقامی، قائدین اضلاع و علاقہ درج ذیل امور کی طرف فوری توجہ فرمائیں۔

۱۔ سالانہ اجتماع میں ہر مجلس کی نمائندگی کیلئے ابھی سے کوشش فرمائیں۔

۲۔ مجلس شوریٰ کیلئے تجاویز مرکز کو جلد بھجوائیں۔

۳۔ شوریٰ کے نمائندگان کا انتخاب کروا کر منتخب شدہ اسماء منظوری کیلئے مرکز میں بھجوائیں۔ ہر مجلس اپنے خدام کی تعداد کے مطابق ہر بیس اراکین پر پانچ کی کسر پر ایک نمائندہ بھجوائے گی۔ قائد صاحب مجلس اپنے عہدہ کے لحاظ سے شوریٰ کے نمائندہ ہوں گے جو نمائندگان کی تعداد میں شامل ہوں گے

۴۔ اجتماع کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے کثرت سے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کریں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

"۲۹ فروری ۱۹۸۴ء تک اپنے بقایا وعدہ کا کم از کم ۱/۴ ادا کر دیں"

ارشاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"صد سالہ جوبلی منصوبہ کے قیام کا مقصد غلبۂ اسلام کی مہم کو تیز کرنا اور بنی نوع انسان کو امت واحدہ بنا کر توحید کے جھنڈے تلے جمع کرنا ہے ..... اس مقصد کے حصول کیلئے ہمیں ہر قسم کی مالی جانی اور جذباتی قربانیاں دینی ہوں گی۔ جو اخراجات درپیش ہیں وہ اس نوعیت کے ہیں کہ وعدوں کی پوری وصولی کو آخری سال یعنی ۱۹۸۹ء تک مؤخر نہیں کیا جا سکتا اگر تاخیر ہو جائے تو خطرہ ہے کہ بعض بنیادی اہم ضرورت کے کام تشنۂ تکمیل رہ جائیں گے۔ مَیں عالمگیر جماعتہائے احمدیہ کو تحریک کرتا ہوں کہ اس ضمن میں اپنی ذمہ داریوں کا احساس کریں سابقہ کوتاہیوں کو دور کریں اور کوشش کریں کہ ۲۹ فروری ۱۹۸۴ء تک اپنے بقایا وعدہ کا کم از کم ۱/۴ حصہ ادا کر دیں ..... جَزَاکُمُ اللّٰہُ خَیْرًا"

(وکیل صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴۔ پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۴ شوال ۱۴۰۳ھ
۲۵ وفا ۱۳۶۲ ہش

امارت اور غربت کے متعلق
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نہایت پُرحکمت ارشادات

ہم قرآن مجید کی رو سے واضح کر چکے ہیں کہ امارت اور غربت دونوں اپنی اپنی جگہ امتحان اور آزمائش کا درجہ رکھتی ہیں اور یہ کہ غربت کا امتحان امارت کے امتحان سے نسبتاً آسان ہے۔ اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ اوّل تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بہت زیادہ دولت حاصل کرنے کو پسندیدہ قرار نہیں دیا اور اس کے مقابلہ میں فقر کی زندگی کو افضل ٹھہرایا۔ دوسرے یہ کہ دولت حاصل ہونے پر مسلمانوں کے لئے یہ لازم قرار دیا کہ وہ ذاتی اخراجات میں میانہ روی اختیار کریں اور ضعفاء اور مساکین کے ساتھ بطور خاص تواضع کے ساتھ پیش آئیں، ان کی ضرورتوں کو پورا کریں اور ان کے ساتھ میل ملاپ بڑھائیں اور ان کے ساتھ اکرام کے ساتھ پیش آئیں۔ آج ہم اسی تسلسل میں آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی بعض احادیث ہدیہ قارئین کرتے ہیں۔

(۱) حضرت ابوامامہ بن ثعلبۃ الانصاری الحارثی رضؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحابؓ نے ایک دن آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں دنیا اور اس کے عیش و آرام کا ذکر کیا اس پر آنحضورؐ نے ارشاد فرمایا کیا تم نہیں سنتے؟ کیا تم نہیں سنتے؟ صحابہؓ متوجہ ہوئے اور انتظار کرنے لگے کہ حضورؐ کیا ارشاد فرماتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا عیش و عشرت کو چھوڑنا اور زہد اختیار کرنا ایمان کی علامتوں میں سے ہے، دنیا کی زینتوں سے دامن بچانا ایمان کی علامتوں میں سے ہے۔ (ابوداؤد)

(۲) حضرت ابومحمد فضالہ بن عبید الانصاری رضؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ بشارت ہے اس شخص کے لئے جس کو اسلام کی طرف ہدایت کی جائے (یعنی جسے اسلام قبول کرنے کی توفیق مل جائے) اور اس کی زندگی بقدرِ ضرورت مال کے ساتھ گزرے اور اس پر وہ قانع رہے۔ (ترمذی)

(۳) حضرت حارثہ بن وھب بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بیان کرتے ہوئے سنا آپؐ فرما رہے تھے۔ کیا میں تم کو نہ بتاؤں کہ جنتی کون لوگ ہیں؟ ہر وہ کمزور شخص جس کو دوسرے لوگ حقیر اور غریب سمجھتے ہیں۔ لیکن اگر وہ خدا تعالےٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے کسی امر پر قسم کھالے تو اللہ تعالےٰ اس کو پورا کر دے۔ پھر فرمایا کیا میں تم کو یہ نہ بتلاؤں کہ دوزخی کون ہیں؟ ہر جاہل سرکش اور متکبر و مغرور دوزخی ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

(۴) حضرت ابودرداءؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ تم میری رضامندی کو اپنے کمزور اور غریب بھائیوں میں تلاش کرو۔ اس لئے جو تمہیں نصرت عطا کی جاتی ہے۔ اور جو رزق تمہیں عطا ہوتا ہے وہ تمہارے کمزوروں اور غریبوں کی بدولت ہی تمہیں دیا جاتا ہے۔ (یعنی یہ کہ خدا تعالےٰ کے عطا کردہ رزق کو غریبوں پر خرچ کرو اور اس طرح اس کی نصرت کے مورد بنو۔ (ابوداؤد)

(۵) حضرت ابوھریرہؓ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی مومن سے دنیا کی تکالیف میں سے کوئی تکلیف دور کرتا ہے تو اللہ تعالےٰ اس سے قیامت کی پریشانیوں میں سے اس کی پریشانی اور تکلیف دور کرے گا اور جو شخص کسی تنگ دست کے لئے آسانی مہیا کرتا ہے تو اللہ تعالےٰ اس پر دنیا اور آخرت میں آسانی فرماتا ہے، اور جو شخص کسی مسلمان کی عیب پوشی کرتا ہے تو حق تعالےٰ دنیا اور آخرت میں اس کی عیب پوشی کرتا ہے اور اللہ رب العزت اپنے بندہ کی مدد میں لگا رہتا ہے جب تک کہ بندہ اپنے بھائی کی مدد میں مصروف رہتا ہے۔ (المسلم)

(۶) حضرت معاذ بن انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے استطاعت اور مقدرت رکھنے کے باوجود اللہ تعالےٰ کی خاطر تواضع اختیار کرتے ہوئے عمدہ لباس کو ترک کیا تو اللہ تعالےٰ قیامت کے روز تمام مخلوق پر فوقیت کے ساتھ اس کو بلائے گا۔ یہاں تک کہ اس کو اختیار دے گا کہ ایمان کے جوڑوں میں سے جو تسا جوڑا چاہے پہن لے۔ (ترمذی)

(۷) حضرت عیاضؓ بن حمار بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ رب العزت نے میری طرف وحی کی ہے کہ آپس میں ایک دوسرے سے تواضع سے پیش آؤ (یعنی امیر ہو یا غریب سب سے خوشدلی اور خندہ پیشانی سے ملو) یہاں تک کہ کوئی کسی پر فخر نہ کرے۔ اور نہ کوئی کسی پر زیادتی کرے۔ (مسلم)

(۸) حضرت ابوھریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ صدقہ سے مال میں ہرگز کمی نہیں ہوتی۔ بندہ جب دوسروں کے ساتھ درگزر سے کام لیتا ہے اور معاف کرتا ہے تو اللہ تعالےٰ ضرور اس کو عزت میں بڑھاتا ہے اور جب کوئی شخص اللہ کی رضاجوئی کی خاطر دوسرے کے ساتھ تواضع سے پیش آتا ہے تو اللہ تعالےٰ ایسے شخص کے درجات ضرور بالضرور بلند فرماتا ہے۔ (مسلم)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ان احادیث سے جو ہم نے بطور نمونہ از خروارے یہاں درج کی ہیں ثابت ہے کہ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نے امارت میں بطور خاص تواضع اور میانہ روی اختیار کرنے اور علی الخصوص اپنے غریب بھائیوں کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش آنے اور ان کی تکالیف دور کرنے کی تاکید فرمائی اور اس طرح فقر کو امارت پر ترجیح دیتے ہوئے غریبوں کو امراء کے ساتھ بغض رکھنے اور ان پر حسد کرنے سے منع فرمایا ہے اور ان کے لئے لازمی قرار دیا ہے کہ وہ صبر اور شکر

(باقی دیکھیں صفحہ پر)

دائمی عید

عید کا دن جاتا ہے جائے عید ہمارے ساتھ رہیگی
خوشیوں کی باراتوں کی اُمید ہمارے ساتھ رہیگی

چڑھتے سورج کی کرنوں نے دل پر نور کی بارش کی ہے
چاند نظر آجانے کی تمہید ہمارے ساتھ رہیگی

ماضی کے ہر لمحہ کی شوکت کا یوں احساس رہیگا
گویا راہوں کے منظر کی دید ہمارے ساتھ رہیگی

مستقبل کی راہگذر پر چاند ستارے روشن ہوں گے
حوصلہ و ہمت کی ہر تائید ہمارے ساتھ رہیگی

اپنوں کی تو بات ہی کیا ہے غیروں کو بھی ہم چاہینگے
سانسوں میں بھی نفرت کی تردید ہمارے ساتھ رہیگی

ہم ہر لمحہ صلِّ علیٰ سے دنیا کو بیدار کریں گے
حُسنِ ازل کے ناموں کی تجید ہمارے ساتھ رہیگی

دنیا داروں کی عیدوں کو ہم نے نسیم اب چھوڑ دیا ہے
جو بھی رسولِ پاکؐ کی تھی، وہ عید ہمارے ساتھ رہیگی

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط سوم

احمدیہ مشن گیمبیا کی تاریخ کا پہلا باب

محترم چوہدری محمد شریف صاحب
سابق مبلغ گیمبیا

لبنان میں

مَیں نے برادرانِ جماعت احمدیہ لبنان کو ربوہ اور کراچی سے بذریعہ خط اطلاع کر دی تھی کہ مَیں ۱۹ فروری کو پی۔آئی۔اے کے جہاز میں ان کے پاس بیروت پہنچوں گا۔ الحمد للہ کہ میرے خطوط ان کو وقت پر مل گئے اور ہوائی جہاز کے بیروت میں پہنچنے کے وقت پر ہوائی مستقر میں میرے استقبال کے لئے مخدومی و معظمی مرزا جمال احمد صاحب، برادران الشیخ عبدالرحمٰن السیفان، ابوالتوفیق محمد الصفدی، ابوعلی اللہ الاتی اور محمد اللہ رحبانی موجود تھے۔

ہمارا جہاز بوجہ خرابی اصل وقت مقررہ سے چار گھنٹے دیر سے پہنچا لیکن یہ برادرانِ کرام (جو سب سوائے برادرم محمد اللہ رحبانی کے مجھ سے عمر میں بڑے ہیں) فرطِ محبت کی وجہ سے اپنے گھر دل کو واپس نہ گئے بلکہ وہاں ہی اس قدر لمبا عرصہ میرے انتظار میں رہے اور بڑی خوشی اور محبت سے مجھے اھلاً و سھلاً و مرحبا کہا اور بہت عزت افزائی کی۔

برادرم الشیخ عبدالرحمٰن السیفان نے اپنے قصبہ (بَرْجَا) میں جو بیروت سے اندازاً بیس میل جانب جنوب سمندر کے کنارہ اور پہاڑ کی چوٹی پر (کیابیر۔فلسطین) کی طرح واقع ہے ایک دن پر تکلف دعوت بھی کی جس میں بعض معززینِ قصبہ بھی مدعو تھے۔ ایک وقت تھا جب برادرم عبدالرحمٰن السیفان صاحب اور ان کے بچے وغیرہ فلسطین میں میرے مہمان ہوا کرتے تھے۔ آج غیر معمولی طور پر خلافِ توقع مَیں ان کے اپنے قصبہ میں چودہ سال کی جدائی کے بعد ان کا مہمان تھا۔

برادرم ابوالتوفیق محمد الصفدی اور مرزا جمال احمد صاحب اور ان دونوں کے اہل و عیال (سابق اہلِ حیفا۔فلسطین) کی محبت و الفت و خاطر تواضع کا ذکر ایک شیریں تذکرہ ہے جس کے لئے یہاں گنجائش نہیں۔ وجزاھم اللہ جمیعاً احسن الجزاء۔

برادرم الحاج میرزا جمال احمد صاحب بی اے نے (جو حیفا میں بہت بڑے دولتمندوں میں سے تھے اور اب بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے دولتمند ہی ہیں۔ جن کا اصل وطن لاہور تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت سے بھی مشرف ہیں) اپنی وصیت بھی بحق صدر انجمن احمدیہ میری موجودگی میں لکھ دی۔ تَقَبَّلَ اللّٰہُ مِنْہُ وَ یَزِیْدَہٗ مِنْ فَضْلِہٖ۔

برادرم ابوالتوفیق محمد الصفدی، برادرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی سابق مبلغ لبنان و شام و اُردن کو (اُن کے لبنان میں اقامت کے ایام میں) قسم کھا کر کہا کرتے تھے کہ مَیں مروں گا نہیں جب تک کہ اپنے مبلغ چوہدری محمد شریف کو دیکھ نہ لوں۔ آج ان کی یہ تمنا پوری ہو رہی تھی۔ اور اَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِہٖ اِخْوَانًا کی تصدیق ہو رہی تھی اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان بڑھ رہا تھا۔

شام میں

لبنان سے شام کو چلا گیا۔ وہاں برادرم منیر الحصنی صاحب کے مکان پر ٹھہرا۔ اور ان کے حسنِ ضیافت و للّٰہی محبت سے متمتع ہوا۔ ان کی اہلیہ صاحبہ کو بھی اللہ تعالیٰ نے بیعت کر کے داخلِ احمدیت ہو جانے کی توفیق عطا فرمائی۔ سب احبابِ جماعت شام سے ملاقات ہوئی۔ انقلابِ فلسطین کے بعد میرا دمشق میں پہلی دفعہ جانا ہوا تھا اور ایسا یکدم تھا کہ بعض احباب دریافت کرتے تھے کہ کیا آپ سچ مچ ہمیں اس دنیا میں مل گئے ہیں یا ہم عالمِ خواب میں ہیں؟

ان ملنے والے محبوں میں سے ہمارے الحاج محمد القزق رحمہ اللہ بھی تھے جن کی عمر ۹۰ سال سے زائد ہی تھی اور جن کے متعلق ان کی نواسی عزیزہ بشریٰ سلیم الرَّبَّانی نے ہمیں ربوہ میں بتلایا تھا کہ میرے نانا اب بہت بوڑھے ہو چکے ہیں لیکن وہ یہ دعا کرتے رہتے ہیں کہ یا الٰہی جب تک میں چوہدری محمد شریف کو ایک دفعہ پھر نہ دیکھ لوں مجھے وفات نہ دینا۔

اللہ اللہ! کتنی للّٰہی محبت تھی کہ ان کی مخلص رفیقۂ حیات، ان کے اپنے بیٹے، بیٹیاں، پوتے، پوتیاں اور نواسے و نواسیاں ان کے پاس موجود ہیں مگر وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک ادنیٰ غلام کو ایک دفعہ پھر دیکھنے کی آرزو و دعا میں ہیں۔

الحمد للہ ان کی یہ تمنا پوری ہوئی اور مَیں ان سے ملا۔ اور وہ بہت خوش ہوئے اور آخر ۵ رجب ۱۳۸۱ھ مطابق ۱۳ دسمبر ۱۹۶۱ء اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے۔ اللّٰھم اغفر لہ و اکرم نزلہ برحمتک یا ارحم الراحمین آمین

برادرم ابوہادی رُشدی البُشطی، برادرم خضر علی القزق اور ان کے اہل و عیال کی دعوتیں اور محبتیں بھی قابلِ یاد ہیں۔ ایک زمانہ تھا کہ وہ اور مَیں فلسطین میں رہتے تھے۔ اب وہ شام میں رہتے تھے اور مَیں پاکستان پہنچ چکا تھا۔ مگر مشیتِ الٰہی نے اپنے فضل سے ہمیں پھر ایک دفعہ اس دنیا میں جمع کر دیا۔

برادرم شفیق شبیب، محمد سعید صادق القبانی، محمد ابراہیم، محمد الشواد، علاء الدین نویلاتی اور محمد سلیم الجابی کے ہشاش بشاش چہرے ابھی تک نظر آ رہے ہیں لیکن افسوس ہے میرے تین بزرگ محب احباب الحاج محی الدین الحصنی، الحاج محمد الحصنی اور الحاج عبدالرؤف الحصنی سے ملاقات نہ ہو سکی کیونکہ وہ اپنے مولیٰ حقیقی کو میری ان سے غیر حاضری کے ایام میں پیارے ہو چکے تھے۔ غفر اللہ لھم و اکرم نزلھم۔ آمین۔ وَکَانَ فِیْ اولادھم عزاء

برادرم الحاج بدرالدین الحصنی صاحب نے بھی شاندار پُرتکلف دعوت کی۔ جماعت کے اجتماعات منع تھے۔ اس لئے انہوں نے دعوت پر ہی تقریباً سب ہی احمدی احبابِ شام کو بلا لیا۔ رمضان کا مہینہ تھا۔ روزہ افطار کرنے کے بعد یعنی عرب ممالک کے دستور کے مطابق خوب اچھی طرح سیر ہو کر کھانا کھا لینے اور قہوہ پی لینے کے بعد نماز مغرب پڑھی گئی۔ سب احباب شامل ہوئے۔ نماز تو مَیں نے ہی پڑھانی تھی کیونکہ آخر عرب ممالک کا انچارج مبلغ (رئیس التبلیغ) رہ چکا تھا۔ نماز پڑھائی اور بڑے درد اور تضرع سے اللہ تعالیٰ نے ان کے مکان پر ماہِ رمضان میں احباب جماعت کے ساتھ بالجہر و بالسر دعا کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

برادرم طٰہٰ محمد القزق (عمّان) اردن سے مجھے ملنے کے لئے شام میں آئے۔ خدا تعالیٰ ان پر پہلے سے بھی زیادہ اپنے افضال و برکات نازل فرمائے۔ ان جیسے نڈر، بہادر، خوش اخلاق، محبت کرنے والے نوجوان اس زمانہ میں اکسیرِ احمر کا حکم رکھتے ہیں اور ایسے ہی لوگوں کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے:۔

لَفَظَتْ اِلَیَّ بِلَادُنَا اَکْبَادَھَا
مَا بَقِیَ اِلَّا فُضْلَۃُ الفضلاء
اَوْمِنْ رجال اللّٰہ اخفی سِرُّھم
یأتوننی من بعد کالشھداء

بہرحال شام و لبنان میں چند دن ایسے ہی تھے جیسے مَیں اپنے ہی وطن میں ہوں۔ قرابت صہری کا بھی اس میں دخل تھا اور مَیں شام و لبنان میں گویا اپنے گھر اور اپنے ہی رشتہ داروں میں تھا اور میرا اصل سفر ابھی شروع نہیں ہوا تھا۔ ان ایام میں جہاں میرا دل بہت خوش ہوا وہاں ہمارے احباب شام و لبنان کے دوستوں کی خوشی کی بھی انتہا نہ تھی جو اپنی دعاؤں اور تمناؤں کو ظاہری رنگ میں اس دنیا میں پورا ہوتے دیکھ رہے تھے۔ فجزاھم اللہ جمیعاً احسن الجزاء۔

چند دوستوں نے لبنان میں اور چند احباب نے شام میں بھی کہا کہ ہم مرکز کو تار دیتے ہیں کہ آپ یہاں ہمارے ملک میں ہی ٹھہریں۔ آپ کا افریقہ سے کیا کام؟ مَیں نے کہا یہ غلطی ہرگز نہ کریں اور مجھے دانستہ نقصان نہ پہنچائیں۔ سب برکتیں اطاعت میں ہیں اور ہماری جماعت کی کامیابی کا راز اطاعت میں ہے۔ جہاں اللہ تعالیٰ کی مشیئت لے جائے وہی ہمارا اصل مقام ہے اور خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ انہوں نے اس نکتہ کو فوراً سمجھ لیا اور مجھے ان کے ساتھ زیادہ سردردی نہ کرنی پڑی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا ہی خوب فرمایا ہے:۔

وَجَدْتُّ السَّعَادَۃَ کُلَّھَا فِی الطَّاعَۃِ
فَوَفِّقْ لِاٰخَرَ مِنْ خُلُوْصٍ وَّ یَسِّرْ
آمین

یورپ کی سرزمین میں

آخر شام سے لبنان آیا۔ اور لبنان میں پھر احباب نے ہوائی اڈہ پر اشکبار آنکھوں اور غمگین دلوں کے ساتھ الوداع کہا۔ اب پھر اس جہاز پی۔آئی۔اے میں جو کراچی سے آ رہا تھا کچھ روزہ دار بھی تھے کیونکہ رمضان کا مہینہ تھا۔ پاکستان کے وقت کے لحاظ سے تو سورج غروب ہو چکا تھا مگر یہاں اٹلی میں بھی سورج نے غروب نہ ہونا تھا۔

سب سے پہلے بیروت سے چند منٹ پرواز کرنے کے بعد جزیرہ قبرص (انگریزی میں سائپرس) آیا۔ اس کے بعد چند اور جزیرے وغیرہ آئے جن سے مجھے کوئی تعلق نہ تھا۔ اور نہ ہی ہمارے جہاز والوں نے اعلان کیا کہ ہم کس جگہ پہنچے ہیں اور یہ کون سے ممالک یا جزیرے ہیں۔ بہرحال براعظم ایشیا و یورپ کے توابع وغیرہ ہی تھے اور آخر میں عصر اور مغرب کے درمیان رُوم (اٹلی) میں مغربی افریقہ (لیگوس) آنے کے لئے پی آئی کے جہاز سے تبدیل ہو گیا۔

اٹلی میں

روم (ROME) میں ٹھہرنے کے لئے مجھے ڈیڑھ دن ملا۔ میری جیب میں صرف پانچ پاؤنڈ تھے جن میں سے دو تو مہتممہ ضیافت (AIR HOSTESS) نے جو ایک اٹالین سولہ سترہ سال کی نوجوان و معصوم لڑکی تھی فوراً اٹالین سکہ میں تبدیل کروا دیئے اور شہر روم میں لے جانے والی بس پر سوار کروا دیا۔ اور جس ہوٹل میں مَیں نے ٹھہرنا تھا اس کا نام و پتہ لکھ دیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عرب ممالک میں لیرہ کا لفظ بھی سنتے رہے اور خود بھی لیرے استعمال کرتے رہے۔ یہ لفظ فلسطین و مصر میں ایک سٹرلنگ پاؤنڈ کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ مگر شامی و لبنانی لیرے کی قیمت دو شلنگ انگریزی (سوا روپیہ) تو ضرور ہوتی ہے۔ اٹلی میں یہ عجیب انکشاف ہوا کہ یہاں کا لیرہ ہمارے ملک کے ایک پیسہ کے برابر ہوتا ہے۔ اور اس قدر ہلکی دھات کا بنا ہوا کہ شاید اسی سائز کا گتہ اس سے زیادہ وزنی ہو۔

مرکزی ہوائی سٹیشن روم میں پہنچ کر ٹیکسی مقررہ ہوٹل میں جانے کے لئے لینی پڑی۔ اس کا ڈرائیور بھی سچ مچ ٹھگ ہی نکلا لیکن چونکہ مجھے پہلے ہی پتہ تھا کہ یہ میٹر مسافت کے ساتھ کیا چالاکی کرتے ہیں بلکہ خود اپنے خالق و مالک سے بھی ٹھگی کرتے ہیں اس لئے میں نے اسے زیادہ مرتبہ میٹر کی مسافت بڑھانے کا موقعہ نہ دیا۔ اور وہ اس کے باوجود بھی اچھے خاصے "لیرے" لے کر مجھے ایک دوسرے ہوٹل میں پہنچا گیا کیونکہ جس ہوٹل کے نام مہتممہ ضیافت نے چٹ دی تھی اس میں جگہ موجود نہیں تھی۔ جہاں میں نے آتے ہی یہ نوٹس اپنے کمرہ میں پڑھ لیا کہ ۲۴ گھنٹہ کی رہائش مع کھانا وغیرہ کی اجرت ساڑھے تین پاؤنڈ (3/10/- ؁) ادا کرنی ہوگی۔ اس لئے میں نے یہ بھی یہاں "قہر درویش بر جان درویش" پر عمل کیا۔ رات کو صرف قہوہ (Coffee) کی دو پیالیاں منگوا کر پی لیں۔ اور دل کو یہ کہہ کر تسلی دے لی کہ رمضان کا ہی مہینہ ہے اور رمضان کا مہینہ بھی تو بھوک و پیاس کی شدت کو برداشت کروانے کے لئے ہی آتا ہے۔ دن چڑھے گا تو دیکھا جائے گا مگر ساتھ ہی یہ خیال بھی آتا تھا کہ ہماری اسلامی حکومت (جسے قرآن شریف نے مسافروں کے ساتھ خاص طور پر نیک سلوک کرنے کا حکم دیا ہے) کے متعلقہ افسروں کو یہ خیال نہیں آتا کہ پاکستانیوں کے فارن کرنسی سے خالی ہاتھ ہونے کی وجہ سے غیر ممالک میں پاکستان کی بے عزتی ہوتی ہے اور خصوصاً اس سے تو یقیناً اور بھی بے عزتی ہوتی ہے جب سفر کرنے والے کے ہاتھ میں جو پاسپورٹ موجود ہو اس کے دائیں طرف کے پہلے ہی صفحہ پر یہ لکھا ہوا موجود ہو کہ اس مسافر کو پانچ سٹرلنگ پاؤنڈ اپنے ملک سے باہر ساتھ لے جانے کے لئے دیئے گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

اس شہر کا تاریخی پس منظر میرے ذہن میں آیا تو میری سوچوں نے اس سمت سفر شروع کر دیا کہ یہ شہر روم حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے ایک صراطِ مستقیم سے منحرف سترہ مرید یا بزعم خود "رسول" پولوس (PAUL) کا مرکز تھا جو فلسطین سے اس شہر میں پہنچا تھا اور حضرت مسیح علیہ السلام کی توحید کی تعلیم کو اس مشرکانہ شہر اور مشرکانہ ملک میں شرک کے رنگ میں رنگین کر دینے والا تھا اور میں جو اس شہر میں وارد ہوں میں غلام اور مرید ہوں مسیح محمدی علیہ السلام کا جو کسرِ صلیب کے لئے مامور ہے۔ میں بھی فلسطین میں ۱۸ سال تک مسیح محمدی کا پیغام پہنچا چکا تھا اور اب کچھ وقت کے لئے اس شہر میں پہنچا تھا۔ یہ کیف تقابل تھا۔ کچھ عجیب رنگ کے ملے جلے جذبات تھے جن کا صحیح بیان ممکن نہیں۔

روم پر مشرق اور مشرکوں کا اثر

روم کے پرانے شہر کو دیکھ کر ایسا معلوم ہوا گویا میں پرانے دمشق و بیت المقدس وغیرہ شہروں کو ہی دیکھ رہا ہوں۔ بعض جگہ ایسی عمارتیں بھی نظر آئیں جو لاہور شہر کی قدیم عمارتوں اور پرانی فصیل سے مشابہ تھیں۔ یعنی کچھ عمارتیں تو شام و فلسطین کی طرح بڑے بڑے پتھروں کی بنی ہوئی تھیں اور کچھ مغلیہ سلطنت کی عمارتوں کی جو چھوٹی چھوٹی پختہ اینٹوں کی بنی ہوئی ہیں یاد تازہ کرتی تھیں۔

روم شہر کے چوکوں میں بڑے بڑے مردوں اور عورتوں کے پتھر پر بنے ہوئے ننگے بت جنہیں فواروں کا پانی غسل دیتا تھا یورپ کے سابقہ زمانہ شرک و بت پرستی اور بہائمی صفات کا مظاہرہ کر رہے تھے جنہیں دجالی زبان میں اعلیٰ صنعت (FINE ART) کا نام دیا جاتا ہے ؎

نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی۔

اہلِ روم کا تمدن و معاشرت میرے لئے نیا نہ تھا کیونکہ میں ان کے استادوں کے ملک میں سالہا سال تک اسے دیکھ چکا تھا اور صلیبی جنگوں میں اہلِ روم نے عرب مسلمانوں کے ساتھ جو وحشیانہ اور مجرمانہ سلوک کیا وہ بھی آنکھوں کے سامنے سے گذر رہا تھا اور پھر مسیح محمدی علیہ السلام کی دعاؤں کے سبب جس طرح صلیب کی شان و شوکت ٹوٹنے کے سامان پیدا ہوئے اور اہل یورپ پر جس قدر عبرت ناک عذاب گذشتہ دو جنگوں میں نازل ہوا اور جس نے صلیب کے مرکز (روم) پر بھی آگ برسائی وہ بھی سامنے آ رہا تھا۔

قبلہ کدھر ہے۔ اس کا تو کوئی پتہ ہی روم کی فلک بوس عمارتوں میں نہیں لگتا تھا۔ پس اندازہ سے ہی نمازیں ادا کیں کہ شاید قبلہ اسی طرف ہوگا۔ اور اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ پر ہی عمل رہا۔

یورپ میں کھانے پینے کے احکام (حرام و حلال و مکروہ) کے متعلق جو مشکلات ایک مسلمان کو پیش آتی ہیں ان سے بھی کچھ حصہ ملا۔ لیکن آج وہ متکبر روم نہیں تھا جو مسولینی کے ایام میں سر اونچا کر کے، چھاتی چوڑی کر کے اور قدم بڑے رعب و داب سے آگے رکھتا تھا اور لیبیا والی ای سینیاء کو بزورِ بازو زیر کر لینے کے بعد اور مصر کو دوبارہ فتح کر کے اور یمن کو ہڑپ کر کے رومن ایمپائر کے نئے سرے سے قیام کا خواب دیکھ رہا تھا۔ آج شہر روم کے فرزندوں کا وہ چہرہ نہیں تھا جو گلاب کے پھول کی طرح سرخ و سفید ہو۔ آج ان کے چہرے کچھ زردی مائل اور سفید تھے اور روم میں انہی کے صلیبی بھائیوں اور ان کے مددگاروں (اتحادیوں) کی آسمانی یلغاروں سے پیدا شدہ کچھ کھنڈرات "تکبر کا سر نیچا" کا منظر پیش کر رہے تھے۔

اگر ہماری دہلی دریائے جمنا اور لاہور دریائے راوی کے کنارے پر ہے تو روم کے شہر میں بھی ایک دریا سانپ کی طرح پیچ و تاب کھاتا ہوا گزرتا نظر آ رہا تھا جس کے دونوں کناروں پر کئی قسم کی بھاری صنعتوں کے کارخانے تھے اور سب سے بڑی چیز جو میرے لئے باعث تعجب تھی وہ یہ تھی کہ کاشتکاروں نے زمین کا چپہ چپہ باوجود پہاڑی قسم کا ملک ہونے کے زیرِ کاشت لایا ہوا تھا۔ اور کوئی زمین کا حصہ ایسا نظر نہیں آتا تھا جو زیرِ کاشت نہ ہو۔ پانی کی نہریں سیمنٹ کی بنی ہوئی تھیں تا پانی زمین میں ادھر ادھر جذب ہو کر بجائے فائدہ کے نقصان (سیم و تھور) کا موجب نہ ہو۔ ایک موٹر کاروں کا کارخانہ بھی دیکھنے کا موقعہ ملا۔ گرم کپڑا بھی بہت سستا تھا۔ بازاروں اور سڑکوں پر رات کے کسی حصہ میں بھی ٹرام، بسوں، کاروں اور موٹر کاروں کی آمد و رفت اور کھٹکھٹ میں کمی نہ آئی۔

پوپ صاحب (POPE) کو تو عیسائیوں نے خود ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مطابق (جو نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے) ایک سمندر (HOLY SEA) میں جکڑ رکھا ہے مسولینی کا خاتمہ اتحادیوں نے کر کے لَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَفَسَدَتِ الْاَرْضُ کی تصدیق کر دی ہے اور مسیح محمدی علیہ السلام کے ساتھ جو فرشتے آسمان سے بڑی بڑی گرزیں ساتھ لے کر اترے انہوں نے مراکز صلیب کو پاش پاش کر دیا ہے اور صلیب کو ہر ایک مقام پر نیچے سے کاٹنے کے لئے درانتی اور اوپر سے کوٹنے کے لئے ہتھوڑے کو میدان میں لا کر رکھ دیا ہے ؎

کافی ہے سوچنے کو گر اہل کوئی ہے۔

براعظم افریقہ میں

اب روم یا بلفظ دیگر صلیب پرستی کے مرکزِ اوّل کو دیکھنے کے بعد مجھے افریقہ کی طرف روانہ ہونا تھا۔ اس لئے میں (تقریباً خالی جیب کے ساتھ، کیونکہ فارن ایکسچینج تو صرف پانچ پاؤنڈ ہی تھا جو روم جیسے شہر میں نہ ہونے کے برابر تھا) آدھی رات کے وقت بی او اے سی کے ہوائی جہاز کے ذریعہ بقول یورپین اہلِ قلم تاریک تاریک براعظم (DARK CONTINENT) افریقہ کی طرف روانہ ہوا۔ اپنے سماعی علم کی بناء پر راستہ میں یہ خیال آتا تھا کہ اب میں تپتے ہوئے صحراؤں کی طرف جا رہا ہوں جہاں کھانے کے لئے درختوں کی جڑھیں ہوں گی (وغیرہ وغیرہ) اور یہ بھی خیال تھا کہ اگر برادرم نسیم سیفی صاحب انچارج احمدیہ مشن نائیجیریا ہوائی اڈہ پر کسی وجہ سے نہ پہنچ سکے (گو میں نے انہیں حسبِ ہدایت وکالت تبشیر کراچی سے تیرہ چودہ روپے خرچ کر کے بذریعہ تار اپنے وقتِ آمد سے اطلاع دے دی تھی اور ایک خط بھی ہوائی ڈاک سے لکھ دیا تھا) تو پھر کیا حشر ہوگا؟

مغربی افریقہ میں

مگر بہرحال ۲۶ فروری کو سورج نکلنے سے پہلے ہم عجیب سبزہ زار زمین میں واقع کانو (KANO) نائیجیریا میں پہنچ گئے جہاں نمازِ فجر ادا کی اور تازہ دم ہوئے۔ پھر کانو سے روانہ ہو کر آٹھ بجے صبح لیگوس کے ہوائی اڈہ پر پہنچ گئے۔ اور میری یہ خوش قسمتی تھی کہ باوجودیکہ میری تار برادرم نسیم سیفی صاحب کو نہ ملی تھی مگر وہ میرا خط وقت پر پہنچ جانے کی وجہ سے مع چند معززین جماعت نائیجیریا میرے استقبال کے لئے ہوائی مستقر پر اپنی کار سمیت موجود تھے جنہیں دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہوئی۔ فجزاھم اللہ جمیعاً احسن الجزاء۔

سخت سردی سے اچانک سخت گرمی میں

لبنان و شام و اٹلی میں سخت سردی کا موسم تھا اس لئے میں نے ڈبل گرم کپڑے پہن رکھے تھے یہاں اترتے ہی زمین کا رنگ اور قسم کا نظر آیا۔ سبزہ کی کوئی انتہا نہ تھی۔ زمین سبز گھاس سے لہلہا رہی تھی۔ اعلیٰ درجہ کے آسمان سے باتیں کرنے والے اور درمیانہ درجہ کے سبز درخت اور اونچا اونچا گھاس نظر آ رہا تھا۔ مگر ۲۶ فروری کو گرمی اس قدر زور مار رہی تھی کہ ہوائی مستقر کے دفتر کے اندر بجلی کے پنکھے جلد جلد چکر کاٹ رہے تھے۔ نائیجیریا میرے آنے سے چند ماہ قبل آزاد ہوا تھا اس لئے سوائے "سفید مسافروں" کے سب لوگ کالے کالے ہر طرف دائیں بائیں نظر آتے تھے اور عراق، شام، فلسطین، لبنان، اردن، مصر اور یورپ کی سفید و سرخ، حسین و جمیل شکلوں کو سالہا سال دیکھنے والے کے لئے صحیح معنوں میں ناقابلِ یقین نظارہ تھا۔ ڈبل گرم کپڑوں اور ڈبل گرمی کی وجہ سے پسینہ ایسے آنا شروع ہو گیا جیسے اندر ہی اندر سر سے پاؤں تک غسل کیا جا رہا ہے۔

احمدیہ مشن نائیجیریا میں

مجھے یہ علم نہیں تھا کہ میرے لئے احمدیہ مشن نائیجیریا کی طرف سے احتیاطاً نائیجیریا میں دو سال تک بطور احمدی مبلغ ٹھہرنے کے لئے حکومت نائیجیریا سے اجازت لی جا چکی ہے۔ اس لئے جب پاسپورٹ کے افسر نے ملک میں داخلہ کی نوعیت کے لئے، لگانے کے لئے مجھ سے یہ دریافت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا کہ آپ یہاں کتنا عرصہ ٹھہریں گے تو میں نے اپنے علم کے مطابق یہ جواب دیا کہ چند دن بطور مسافر (TRANSIT) ٹھہروں گا۔ پھر آگے گیمبیا جانا ہے۔ اس افسر کے سامنے حکومت کا دو سال تک ٹھہرنے کے لئے اجازت نامہ تھا۔

اب وہ حیران تھا کہ کیا کرے۔ اس لئے آپس میں متعلقہ افسر مشورہ کرنے لگے۔ ان کے مشورہ وغیرہ میں آدھا گھنٹہ لگ گیا۔ ادھر میرا ڈبل گرم سوٹ میرے لئے وبالِ جان بن رہا تھا۔ آخر برادرم نسیم سیفی صاحب نے اس مسئلہ کو حل کرنے میں ان کی مدد کی اور مجھے وہاں سے نجات دلائی۔ فالحمد للہ رب العالمین۔

باہر نکلنے پر برادرم نسیم سیفی صاحب سے سولہ سال کے بعد پھر ملاقات ہوئی اور بڑی لمبی مدت کے بعد دو بھائی پھر آپس میں ملے۔ احبابِ جماعت سے بھی پُرجوش سلام و دعا و مصافحہ ہوا اور ان کی موٹر کار میں بیٹھ کر احمدیہ مشن لیگوس (نائیجیریا) میں جو ہوائی اڈہ سے پندرہ سولہ میل دور ہوگا بخوشی و خوبی پہنچ گئے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ اور احمدیہ مشن میں پہنچنے کے بعد ہی سب گرم و سرد کپڑے اتار کر پرے پھینک دیئے اور "تکلف برطرف" کا مصداق بن گیا۔

۲۶ فروری

میرے احمدیہ مشن میں پہنچنے پر یہ خوشکن خبر ملی کہ برادرم نسیم سیفی صاحب کو اللہ تعالیٰ نے کئی سال کی فترت کے بعد ایک اور فرزندِ نرینہ عطا فرمایا ہے اور آج اس کا عقیقہ ہے اور احبابِ جماعت کی دعوتِ عقیقہ بھی ہے اور اس کے چند گھنٹے بعد جب ڈاک آئی تو اس میں ایک اور خوشکن خبر بھی تھی کہ حکومت گیمبیا، گیمبیا میں احمدیہ مشن قائم کرنے اور چوہدری محمد شریف کو بطور مبلغ جماعت احمدیہ گیمبیا میں آنے اور مستقل رہائش رکھنے کی اجازت دیتی ہے۔ گویا اس طرح اللہ تعالیٰ نے ۲۶ فروری ۱۹۶۱ء کو ہمارے لئے ایک خاص فضل اور رحم کا دن بنا دیا۔ فالحمد للہ اولاً و آخراً و ظاہراً و باطناً

نائیجیریا سے روانگی

اب اس اجازت نامہ پہنچ جانے کی وجہ سے میرا نائیجیریا میں ٹھہرنا ضروری نہیں تھا اس لئے گیمبیا کے ٹکٹ کا انتظام ہو جانے پر اور لیگوس میں ایک ہفتہ ٹھہرنے اور لیگوس کے ادبا (OBA)[1] یعنی سابقہ زمانہ میں روحانی پیشوا یا لیڈر کی رسم مسند نشینی۔ نائیجیریا کے یومِ استقلال کی تقریب اور گورنر جنرل نائیجیریا اور گردونواح علاقہ کو اچھی طرح دیکھنے کے بعد ۵ مارچ کو لیگوس سے بذریعہ ہوائی جہاز گیمبیا کے لئے روانہ ہوا۔

غانا (گولڈ کوسٹ) میں

لیگوس کے ہوائی اڈہ پر برادرم مولوی نسیم سیفی صاحب امیر جماعت احمدیہ نائیجیریا و چیف احمدیہ مشنری مغربی افریقہ۔ پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ نائیجیریا اور برادرم چوہدری عبدالمجید صاحب بھٹی ایم۔اے پرنسپل مسلم ٹیچر ٹریننگ کالج نے الوداع کہا۔ گھنٹہ دو گھنٹہ کی پرواز کے بعد غانا سابق گولڈ کوسٹ کے دارالسلطنت اکرا (ACCRA) میں (جو وقت اور مسافت کے لحاظ سے اہلِ جغرافیہ کے نزدیک دنیا کا خیالی مرکزی نقطہ ہے) اپنے پروگرام کے مطابق تین دن کے لئے اتر گیا تا برادرم مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر سیالکوٹی انچارج احمدیہ مشن غانا سے بھی جن سے گزشتہ ۲۵ سال سے ملاقات نہیں ہوئی تھی مل سکوں۔ غانا مشن بھی دیکھ سکوں اور دیگر مبلغین کرام غانا کو بھی مل سکوں۔

یہاں سب سے پہلے اکرا میں برادران مکرمان قریشی فیروز محی الدین صاحب و قریشی مقبول احمد صاحب سے ملاقات ہوئی۔ اور ان کے حسنِ ضیافت اور کرم اخلاق سے بہرہ ور ہوا۔ اکرا وغیرہ دیکھا۔

پھر برادرم قریشی مقبول احمد صاحب کے ساتھ سالٹ پانڈ (جو اکرا کی طرح سمندر کے کنارہ پر واقع ہے) پہنچا۔ برادرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر سیالکوٹی سے مل کر بہت خوشی ہوئی۔ اب آپ بالکل سفید ریش بزرگ ہو چکے تھے اور ان کی اہلیہ صاحبہ نے بھی حقِ ضیافت بہت اچھی طرح ادا کیا۔ فجزاھما اللہ احسن الجزاء۔

احمدیہ مشن حضرت حکیم فضل الرحمٰن صاحب مرحوم و مغفور کی شاندار یادگار ہے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب نیر سب سے پہلے آکر ٹھہرے۔ اس مشن کے احمدیہ سکول بھی دیکھے سمندر کے کنارہ پر سیر بھی کی۔ مغربی افریقہ میں مشرقی طرز کی مسجد بھی دیکھی جو برادرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر سیالکوٹی کی شب و روز کوششوں کا شاہکار ہے۔ فالحمد للہ رب العالمین۔

غانا کے ملک میں سورۃ (النبأ) کی تفسیر بہت اچھی طرح سمجھ آئی۔ اگر سراج وہاج (سورج) کی جلا دینے والی تیز شعاعیں یوں تو بلا خوفِ تردید کہا جا سکتا ہے کہ یہ ملک کیا بلکہ سارا مغربی افریقہ ہی اس جہاں میں جنت کا نمونہ ہے جس میں آسمان سے باتیں کرنے والے اور درمیانی قسم کے پھلدار درخت۔ خوبصورت اور چھ چھ سات بلکہ آٹھ آٹھ فٹ تک اونچا سبز گھاس۔ ہر قسم کے پھل۔ طبعی نہریں۔ دریا۔ پانی کی کثرت۔ خوش پوش عورتیں اور مرد۔ دولت کی فراوانی۔ ہشاش بشاش فطری چہرے جنہیں یہ معلوم ہی نہیں کہ افکار جمعِ مال و دولت یا ہموم و غموم دنیا کیا ہوتے ہیں ہر طرف نظر آتے ہیں۔ فسبحان اللہ احسن الخالقین۔

(باقی)

[1] یہ عربی لفظ اب (باپ) ہے جو منصوب ہونے کی صورت میں ابا بن جاتا ہے۔ منہ

مولانا شیخ عبدالواحد مرحوم - مجاہد چین و ایران و فجی

وقف کا عہد دل و جاں سے نبھایا تو نے

یاد آتے ہیں مرے دوست، شمائل تیرے
گفتگو پیار بھری، نیک خصائل تیرے

عمر بھر تیرا رہا تقویٰ شعاری مسلک
احمدیت کے لئے جاں نثاری مسلک

کیوں کہیں مردہ تجھے کام ترے زندہ ہیں
اور ستاروں کی طرح رخشاں و تابندہ ہیں

اسمیں کیا شک ہے کہ اک بندۂ واحد تھا تو
خوش بیاں شیریں سخن عابد و زاہد تھا تو

کر گیا پورا ہر اک عہدِ وفا ہر اقرار
واقفینِ صفِ اوّل میں ہوا تیرا شمار

وقف کا عہد دل و جاں سے نبھایا تو نے
کام جو سونپا گیا کر کے دکھایا تو نے

تھے شب و روز ترے وقف خدا کی خاطر
غلبۂ دینِ شہنشاہِ ورٰی کی خاطر

مسکراہٹ سے تری بوئے وفا آتی تھی
غیر کو بھی جو ترا اپنا بنا جاتی تھی

تھا جماعت کا تو اک گوہرِ تاباں لاریب
احمدیت پہ تھا سو جان سے قرباں لاریب

زندگی بھر تو خلافت کا وفادار رہا
جذبۂ خدمت و ایثار سے سرشار رہا

چین و ایراں میں تو برسوں رہا مصروفِ جہاد
حق ادا کر دیا تبلیغ کا حسبِ ارشاد

اہلِ فجی کو مساعی تری راس آئی ہیں
احمدیت کے وہ گرویدہ و شیدائی ہیں

مندروں اور کلیساؤں کا چرچا تھا جہاں
بن گئی پاس ہی انکے ہیں مساجد بھی وہاں

کام تجھ سے ہیں لئے حق نے وہاں پر ایسے
کر سکے آہنی انساں بھی نہ شاید ویسے

ہے دعا، تجھ کو عطا قربتِ حق ہو ہر دم
اس کے نوروں سے ہو روشن تری تربت پیہم

محمد صدیق امرتسری سابق مبلغ انچارج احمدیہ مشن جزائر فجی

جماعتیں متوجہ ہوں

کیا آپ کی جماعت کے طلباء و طالبات نے اپنے امتحان کے نتیجہ کی اطلاع حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور نظارت تعلیم کو دے دی ہے۔ اگر نہیں تو طلباء و طالبات کو ہدایت کریں کہ وہ فوری طور پر نتیجہ کی اطلاع مرکز میں بھجوائیں!

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ)

اعلانِ گمشدگی

۱۵ جولائی بروز جمعۃ المبارک مسجد اقصیٰ کے جنوبی گیٹ سے نکلتے ہوئے میری پشاوری چپل (کھیڑی) کسی دوست سے تبدیل ہو گئی ہے۔ جس دوست کے پاس ہو برائے مہربانی اس پتہ پر پہنچا دے۔ شکریہ۔

(عمران راشد۔ مکان نمبر ۱۳/۵۲ محلہ دارالعلوم وسطی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میٹرک کا امتحان پاس کرنیوالے طلباء متوجہ ہوں

میٹرک کا امتحان پاس کرنے والے ایسے احمدی طلباء جو خدمت دین کے لیے زندگی وقف کر کے اعلیٰ دینی تعلیم کے حصول کے لیے جامعہ احمدیہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں وہ فوری طور پر مقامی جماعت کے امیر یا صدر صاحب کی معرفت وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو درخواستیں بھجوا دیں۔

قبل ازیں درخواستیں موصول ہونے کی آخری تاریخ ۳۰ جون ۱۹۸۳ء مقرر کی گئی تھی لیکن امیدواروں کی سہولت کے لیے اس میں ۳۱ جولائی ۱۹۸۳ء تک توسیع کر دی گئی ہے اس کے بعد موصول ہونے والی درخواستوں پر غور نہیں ہوگا۔

۲۔ جن امیدواران نے قبل ازیں درخواستیں دی ہوئی ہیں وہ اپنے نتیجہ امتحان میٹرک کی جلد اطلاع دیں

۳۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لیے انٹرویو انشاء اللہ ۲۹ اگست ۱۹۸۳ء کو وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ میں ہوگا۔ انٹرویو کے لیے صرف ان امیدواران کو بلایا جائے گا جن کی درخواستیں ۳۱ جولائی ۱۹۸۳ء تک وکالت دیوان میں پہنچ جائیں گی۔

۶۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لیے تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن اور میٹرک پاس امیدواران کی عمر ۱۷ سال یا اس سے کم ہونا ضروری ہے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

پانچ نکاتی لائحہ عمل وکالت مال اوّل تحریک جدید سال ۴۹/۳۹/۱۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے ارشادات اور بجٹ تحریک جدید سال ۱۹۸۳-۸۴ء کے مطابق پاکستانی جماعتوں سے کم از کم تیس لاکھ روپیہ فراہم کرنے کے لیے جملہ عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ حسب ذیل لائحہ عمل کی پابندی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

۱۔ ہر جماعت اپنے گزشتہ سال کے وعدہ جات کی نسبت سال نو کے وعدہ جات میں کم از کم پچاس فی صد اضافہ عمل میں لائے۔

۲۔ دفتر اوّل اور دفتر دوم کے مرحوم مجاہدین کی طرف سے ان کے لواحقین حسب استطاعت وعدے پیش کریں۔ اور دفتر سوم کی تعداد کو چالیس ہزار سے بھی زیادہ بڑھانے کے لیے ذیلی تنظیموں انصار، خدام، اطفال، خواتین لجنہ و ناصرات کے ہر رکن سے نام بنام وعدہ لیا جائے۔

۳۔ ہر کمانے والے فرد سے سال نو کا کم از کم وعدہ اس کی ماہوار آمد کے پانچویں حصہ کے برابر لیا جائے۔

۴۔ پانچ سو روپیہ یا اس سے زائد چندہ دینے والوں کی تعداد میں مقرر کردہ ٹارگٹ کو حاصل کیا جائے جس کی اطلاع ضلعی سطح پر قبل ازیں بذریعہ ڈاک دی جا چکی ہے۔

۵۔ ۳۱ اکتوبر ۱۹۸۳ء سے پہلے وصولی کو سو فی صد تک پہنچایا جائے۔

اللہ تعالیٰ سب کا حامی و ناصر ہو اور حسنات دارین سے نوازے آمین۔

(شبیر احمد وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

اعلان دارالقضاء

مکرم نذیر احمد اقبال صاحب ولد مولوی اسد اللہ ظفر مرحوم نے درخواست دی ہے کہ میرے والد صاحب وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ ۱۹/۴۵ دارالرحمت وسطی رقبہ دس مرلہ میں سے ۵ مرلہ مرحوم کے نام الاٹ ہے۔ تمام ورثاء نے میرے نام منتقل ہونے پر اتفاق کر لیا ہے۔ لہٰذا استدعا ہے پلاٹ مذکورہ میں سے ۵ مرلہ حصہ زمین میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دارالقضاء)

نمایاں کامیابی

میری بیٹی نذرت نعیمہ جامی نے امسال میٹرک کے امتحان میں ۸۵۰/۷۴ نمبر حاصل کر کے سکول میں اوّل پوزیشن حاصل کی۔ مڈل کے امتحان میں بھی عزیزہ کی اوّل پوزیشن تھی اسی طرح ضلع جھنگ اور سرگودھا ڈویژن کے مضمون نویسی کے مقابلوں میں عزیزہ نے بالترتیب اوّل اور دوم پوزیشن حاصل کی تھی۔

احباب سے بچی کی اس نمایاں کامیابی کے مزید کامیابیوں کے پیش خیمہ ہونے اور بابرکت ہونے کے لیے دعا کی درخواست ہے۔ (ضیاء الرحمٰن ایم، ایس، سی فیکٹری ایریا ربوہ)

دعائے مغفرت

مکرم رشید الدین صاحب ولد عزیز الدین صاحب کروندی ۴ جولائی ۱۹۸۳ء کو قریباً ۵ بجے سہ پہر مختصر سی علالت کے بعد وفات پا گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ مرحوم بہت مخلص اور ملنسار تھے۔ ۴ جولائی ۱۹۸۳ء کو ہی مغرب کی نماز کے محترم مختار احمد صاحب چیمہ مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد مقامی قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے سوگوار بیوہ کے علاوہ سات بیٹے چھوڑے ہیں احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے درجات بلند کرے۔ پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور ان کا خود حافظ و ناصر اور کفیل ہو۔

محمود احمد ریاض کروندی ضلع خیرپور

میرے چچا جان غلام رسول صاحب پہلوان بقضائے الٰہی ۴ جولائی ۱۹۸۳ء کو بعمر ۴۴ سال حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے انتقال فرما گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم انتہائی مخلص احمدی تھے قول اور فعل کو داعی الی اللہ تحریک کے لیے وقف کیا ہوا تھا۔ خوش اخلاق۔ ملنسار۔ خوش اطوار۔ اور ہنس مکھ تھے۔ اپنی انہی خوبیوں کے بناء پر مرحوم یہاں کے عوام میں ہر دلعزیز تھے نماز جنازہ میں احمدی احباب کے علاوہ بہت سے غیر از جماعت دوست بھی شریک ہوئے۔ مرحوم نے اپنی یادگار ایک لڑکا اور ایک لڑکی چھوڑے ہیں جو ابھی کم سن ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اپنے قرب میں جگہ دے۔ پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور بچوں کا خود حافظ و ناصر اور کفیل ہو۔

(ڈاکٹر شبیر احمد ولد مولوی محمد صادق صابر نگر فارم ڈاکخانہ محمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر سندھ)

درخواست ہائے دعا

مکرم میاں محمد شریف صاحب سمن آباد لاہور کے بیٹے میاں محمد شفیق صاحب کا ایم ایل (فائنل) کا نتیجہ بعض وجوہ کی بنا پر رکا ہوا ہے اسی طرح ان کی تنخواہ کا مسئلہ حل نہیں ہوا۔

مکرم سعید احمد صاحب بدر الیکٹرونکس اقصیٰ روڈ ربوہ کے بڑے بھائی مکرم ٹھیکیدار عبدالغفار صاحب بدر کچھ دنوں سے بعارضہ کھانسی و بخار بیمار ہیں۔

مکرم ناصر احمد کارکن دفتر منیجر الفضل کے چھوٹے چچا جان کا چند دن ہوئے اپریشن ہوا ہے جو خدا کے فضل سے کامیاب رہا ہے۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔

مکرم خواجہ محمد احمد صاحب غلہ منڈی جڑانوالہ لکھتے ہیں کہ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب کی اہلیہ زبیدہ بیگم صاحبہ کافی عرصہ سے عارضہ دل اور درد شقیقہ سے بیمار ہیں۔

مکرمہ خالدہ مسرت صاحبہ دارالصدر غربی ربوہ لکھتی ہیں کہ ان کی بیٹی عزیزہ زاہدہ فرحت کی ایک ٹانگ پر پولیو کا اثر ہے جس کی وجہ سے ٹانگ کمزور ہے۔

مکرم عبدالباری صاحب مدینہ ٹینٹ ہاؤس رحیم یار خان لکھتے ہیں کہ ۱۵ جولائی کو صادق آباد جاتے ہوئے ایک حادثہ پیش آیا جس میں صفیہ بیگم، طاہرہ بیگم، محمد یاسین، نسرین بیگم، عبدالواسع اور دیگر بچے زخمی ہو گئے۔ عزیزہ طاہرہ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے فوت ہو گئی اور صفیہ بیگم تا حال بیہوش ہے زخمیوں کے لیے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

احباب کرام ان سب کے لیے دعا کریں۔

ہمارا عہد ہے دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ (ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(ضروری نوٹ)

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۵۲۸۸:۔

میں عبدالحفیظ ملک ولد عبدالحمید ملک صاحب قوم کھکے زئی پٹھان پیشہ طالب علم عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۷۵ چمن زار کالونی راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۲/۸۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری فی الحال کوئی جائیداد نہیں۔

اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ عبدالحفیظ ملک ولد عبدالحمید ملک صاحب ۷۵ چمن زار کالونی راولپنڈی حال سی ہال کمرہ ۹ انجینئرنگ یونیورسٹی باغبانپورہ لاہور۔

گواہ شد نمبر ۱:۔ عبدالجلیل عشرت وصیت نمبر ۷۴۱۴۔

گواہ شد نمبر ۲:۔ ناصر احمد وصیت ۲۲۵۴۰

مسل نمبر ۲۵۲۸۹:۔

میں انور باجوہ ولد نذیر احمد باجوہ صاحب قوم جٹ باجوہ پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن داتہ زید کا ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۳/۸۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ زمین زیر کاشت چار کنال ایک بیگھہ واقعہ داتہ زید کا ضلع سیالکوٹ مالیت ۵۰۰۰/- روپے۔

اس وقت مجھے مبلغ ۸۰۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ محمد انور باجوہ ولد محمد نذیر باجوہ صاحب ساکن داتہ زید کا ضلع سیالکوٹ

گواہ شد نمبر ۱:۔ جلال الدین صادق صدر جماعت احمدیہ شورکوٹ کینٹ۔

گواہ شد نمبر ۲:۔ نصیر اللہ خان بھٹی ولد مراد خان بھٹی صاحب کوارٹر نمبر ۱۵ پی۔ اے۔ ایف نقی شورکوٹ کینٹ۔

مسل نمبر ۲۵۲۹۰:۔

میں خورشید بیگم زوجہ فضل داد صاحب قوم گوجر پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ریلوے ڈاک خانہ بدو کے چیمہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۸/۸۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے

۱۔ حق مہر وصول شدہ ۳۲/۳۶ روپے بتیس روپے چھ آنے صرف۔

۲۔ طلائی کانٹے ایک عدد بوزن ایک تولہ مالیتی ۱۸۰۰/- روپے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہونگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:۔ خورشید بیگم زوجہ فضل داد صاحب۔ ریلوے ڈاک بدو کے چیمہ ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد نمبر ۱:۔ چوہدری نصیر احمد سیکرٹری اصلاح وارشاد ریلوے کے ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد نمبر ۲:۔ چوہدری محمد اقبال سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ریلوے کے ضلع سیالکوٹ۔

مسل نمبر ۲۵۲۹۱:۔

میں چوہدری نبی احمد پہلوان ولد چوہدری مہر بخش صاحب قوم راجپوت پیشہ کاشتکاری عمر ۶۴ سال بیعت ۱۹۴۵ء ساکن پنڈی بھاگو۔ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۳/۸۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ ایک عدد مکان رہائشی مشتمل بر تین کمرے سائز ۱۰×۱۳، ۱۱×۱۳، ۱۰×۱۳ ایک باورچی خانہ ۹×۷ اور ایک برآمدہ ۱۶×۸ واقع ساکن پنڈی بھاگو پختہ مالیتی مبلغ ۵۰,۰۰۰/- روپے

۲۔ حویلی مویشیاں خام خام مالیتی ۵۰۰۰/- روپے

۳۔ ایک عدد ٹیوب ویل برائے آبپاشی حصہ چوتھائی مالیت ۶۲۵۰/- روپے

۴۔ دو راسان بیل مالیتی ۳۰۰۰/- روپے تین ہزار روپے۔

۵۔ ایک شاخ بکری مالیتی ۱۰۰/- روپے

۶۔ ایک راس بچھڑی مالیتی ۲۰۰/- روپے

۷۔ اراضی چاہی درجہ اول واقع ساکن پنڈی بھاگو ایک ایکڑ ۲ کنال مالیتی ۱۰,۰۰۰/- روپے دس ہزار روپے۔

۸۔ اراضی چاہی درجہ دوم واقع پنڈی بھاگو ۴ ایکڑ ۳ کنال مالیتی ۲۶۲۵۰/- روپے

۹۔ اراضی بارانی واقع مرزا پور ایک ایکڑ مالیتی ۵,۰۰۰/- روپے۔

اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰/- روپے سالانہ آمد از جائیداد مندرجہ بالا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ چوہدری نبی احمد پہلوان ولد چوہدری مہر بخش صاحب ساکن پنڈی بھاگو ڈاک خانہ خاص ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد نمبر ۱:۔ نواب خان صدر جماعت احمدیہ پنڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد نمبر ۲:۔ ظفر اللہ خان سیکرٹری مال جماعت احمدیہ پنڈی بھاگو ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ۔

(بقیہ اداریہ صـ۲)

کو اپنا شعار بنائیں اور جو کچھ خدا نے انہیں دیا ہے اُس پر قناعت کریں اور بجز خدا کے کسی کے آگے دست سوال دراز نہ کریں اور ہر آن اُس کی رضا کے طالب رہیں۔ ان احکام پر کما حقہ عمل پیرا ہونے سے نہ امارت باعث فخر رہتی ہے اور نہ غربت باعث ننگ اور ایک حسین معاشرہ معرض وجود میں آتا ہے جو اونچ نیچ کے امتیاز سے یکسر بالا ہوتے ہوئے باہمی محبت و اخوت اور ہمدردی و غمخواری کا دل موہ لینے والا نمونہ دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان المبارک کے دوران ادائیگی چندہ

تحریک جدید مجاہدین بیرونی پاکستان کی فوری توجہ

بیرون پاکستان کے احباب کو تحریک کی گئی تھی کہ جو وعدہ کنندگان تحریک جدید اختتام رمضان سے قبل اپنے وعدہ کی سالم ادائیگی کر دیں گے ان کے اسماء ان کے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ۲۹ رمضان المبارک کی خصوصی دعاؤں کے لئے پیش کئے جائیں گے۔ اس طرف خدا کے فضل سے احباب نے فوری توجہ دی اور بڑی تیزی کے ساتھ ادائیگیاں کی ہیں۔ بعض رپورٹیں بروقت پہنچ گئیں۔ ابھی بعض رپورٹیں آرہی ہیں۔ اب تک ملنے والی اطلاعات کے مطابق ۲۲ جماعتوں کے ۲۲۰ مجاہدین نے سالم ادائیگی کی توفیق پائی ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے عید والے دن بھی ان سب مجاہدین کو اپنی خاص دعاؤں میں شامل کرنے کے لئے ساری جماعت کو تحریک فرمائی۔ احباب سے گزارش ہے کہ ان سب کے لئے دعا کریں اللہ ان کے اخلاص میں بے حد برکت ڈالے۔ ان کی توفیق خدمت میں مزید اضافہ سے نوازے۔ جملہ مشکلات اور پریشانیوں سے ان کو نجات دے۔ اور یہ ہمیشہ اپنے رب سے راضی رہیں۔ اور ان کا مولیٰ ان سے راضی ہو۔ آمین

اب تک موصولہ رپورٹوں کے مطابق حسب ذیل مجاہدین کی وصولی سے اطلاع ملی ہے۔

۱۔ امریکہ	۲۷ مجاہدین	۹۔ سپین	۱۳ مجاہدین	۱۷۔ جاپان	۱۸ مجاہدین
۲۔ کینیڈا	۸۹ "	۱۰۔ غانا	۴۱ "	۱۸۔ ماریشس	۱۵۳ "
۳۔ جرمنی	۳۶۸ "	۱۱۔ نائیجیریا	۸۱ "	۱۹۔ انڈونیشیا	۸۹۴ "
۴۔ بلجیم	۱۲ "	۱۲۔ سیرالیون	۱۲ "	۲۰۔ فجی	۷۸ "
۵۔ ہالینڈ	۳۶ "	۱۳۔ کینیا	۱۴ "	۲۱۔ سری لنکا	۴ "
۶۔ ناروے	۴۴ "	۱۴۔ زیمبیا	۳ "	۲۲۔ متفرق احباب	۱۵۶ "
۷۔ ڈنمارک	۱۲ "	۱۵۔ تنزانیہ	۶۰ "	(وکیل المال ثانی)	
۸۔ سویڈن	۲۷ "	۱۶۔ یوگنڈا	۱ "	تحریک جدید ربوہ	

مالیوں کی ضرورت ہے

تزئین ربوہ کے تحت پانچ ایکڑ اراضی میں نرسری لگانے کیلئے ہمہ وقتی دو مالیوں کی ضرورت ہے جو تجربہ کار اور محنتی ہوں۔ نرسری لگانے کا تجربہ رکھنے والوں کو ترجیح دی جائیگی۔

ضرورت مند احباب جلد از جلد درخواستیں معہ کوائف و تصدیق صدر صاحبان سیکرٹری تزئین ربوہ کمیٹی کے نام بھجوائیں۔

(مرزا محمد الدین ناز سیکرٹری تزئین ربوہ کمیٹی کوارٹرز جامعہ احمدیہ۔ ربوہ)

ہمارا نصب العین

نوید مسرت

مرکز سلسلہ میں اپنی نوعیت کا پہلا ادارہ

المبارکہ میٹرنٹی ہوم

ماہر لیڈی ڈاکٹر کی خدمات میسر ہیں

برائے ہسپتال زچہ و بچہ

چوبیس گھنٹے کھلا رہتا ہے

المبارکہ۔ دارالعلوم غربی۔ یونیورسٹی روڈ ربوہ

دعائے مغفرت

● ۔ ہمارے بڑے بہنوئی محترم محمد یوسف صاحب بی ایس سی کو مورخہ ۲۷ جون ۱۹۸۳ء کو افطاری سے چند منٹ قبل ایک مہلک حادثہ پیش آیا۔ سڑک پار کرتے ہوئے ایک تیز رفتار موٹر کار کی زد میں آکر شدید طور پر زخمی ہو گئے تھے۔ سر پر ایسی چوٹ لگی کہ بے ہوش ہو گئے۔ یہ پیر کا دن اور پندرھواں روزہ تھا۔ اگلے پیر یعنی ۴ جولائی ۱۹۸۳ء کو سہ پہر پونے تین بجے وفات پا گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

مورخہ ۷ جولائی بروز جمعرات یہ عاجز اور مرحوم کے بڑے صاحبزادے عزیزم مکرم کرنل ڈاکٹر محمود احمد صاحب جو شرق الاوسط سے اپنے والد صاحب کے حادثے کی اطلاع ملنے پر کراچی آئے ہوئے تھے اور ہمہ وقت اپنے والد کی تیمارداری میں مصروف رہے، مرحوم و مغفور کے تابوت کیساتھ بذریعہ طیارہ فیصل آباد آئے جہاں پر ہمارے قریبی عزیز و رشتہ دار آئے ہوئے تھے وہاں سے سہولت کے ساتھ بفضلہ تعالیٰ ربوہ پہنچے۔ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت و عنایت خاص بعد نماز ظہر مرحوم و مغفور کی نماز جنازہ پڑھائی نیز قبرستان نمبر ۱ میں تدفین کی اجازت بھی مرحمت فرمائی فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

تدفین کے بعد برادرم محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے دعا کرائی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ احسان بھی فرمایا کہ تمام رشتہ داروں کو ۵½ شام قدم بوسی کی اجازت عطا فرمائی اور تقریباً ۲۰ منٹ تک جلوہ افروز رہے۔ اس بندہ نوازی سے تمام اعزاء کے غم کا بوجھ ہلکا ہو گیا۔ فالحمد للہ ثانیاً۔

بھائی جان محمد یوسف صاحب مرحوم و مغفور ایک معزز اہل حدیث گھرانہ کے چشم و چراغ تھے۔ ۱۹۱۲ء میں پیدا ہوئے ان کے افراد خاندان گوجرانوالہ و وزیر آباد میں تھے۔ غالباً ۱۹۳۲ء میں جبکہ لاہور میں زیر تعلیم تھے۔ اللہ تعالیٰ نے نعمت احمدیت سے نوازا۔ غالباً ۱۹۴۰ء میں مسقط میں افسر خزانہ ہو کر ملازمت اختیار کی اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے مسقط میں مشن قائم کرنے کی سعادت حاصل کی دس گیارہ سال کی ملازمت کے بعد ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل آف کسٹمز کے عہدہ پر تھے۔ ۱۹۵۱ء میں واپس پاکستان آ گئے۔ اس کے بعد پھر کویت میں بھی کچھ عرصہ مقیم رہے۔ اپنے بڑے بیٹے کو جو ایم بی بی ایس کر چکے تھے۔ شرق الاوسط میں ملازمت دلوائی ان علاقوں میں ہمیشہ نظام جماعت سے وابستہ رہے اور بہت اونچے سرکل میں تبلیغ حق کا فریضہ ادا کرتے رہے اس سلسلہ میں بڑے نڈر اور بے خوف تھے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے (ہماری بڑی ہمشیرہ) بیوہ تین لڑکے اور چار لڑکیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ عزیزم محمود احمد صاحب ایم بی بی ایس ان کے بڑے بیٹے ہیں ان سے چھوٹے عزیزم ناصر احمد صاحب بھی ملک سے باہر ہیں جو انجینئر ہیں تیسرے اور چھوٹے بیٹے عزیزم طاہر احمد صاحب بھی انجینئر ہیں اور آجکل امریکہ میں زیر تربیت ہیں۔ مرحوم کے بڑے داماد عزیزم شیخ نوید احمد صاحب مالک سن رائز پرنٹنگ پریس لاہور ہیں۔ ان سے چھوٹے داماد عزیزم مظہر احمد صاحب قریشی آف سٹیٹ بنک کراچی تھے۔ ان سے چھوٹے عزیزم چوہدری نصیر احمد صاحب آف سیالکوٹ (بنک آفیسر) ہیں اور سب سے چھوٹے عزیزم سعید احمد صاحب قریشی آف کراچی ہیں۔ عزیزم سعید احمد صاحب نے مرحوم کی بہت خدمت کی ایکسیڈنٹ کے بعد بالخصوص دن رات ایک کر کے خدمت میں لگے رہے۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

قارئین الفضل کی خدمت میں مودبانہ التماس ہے کہ مرحوم مغفور کے لیے دعا کریں کہ روزہ کی حالت میں بے ہوش ہو گئے تھے اور پھر وفات پا گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور تمام پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو آمین ثم آمین۔

(محمد حنیف امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ ۔ ۴۴۶ ڈی سٹاف کالج روڈ کوئٹہ)

● ۔ خاکسار کے خالہ زاد بھائی ملک محمد ظہور صاحب ۲ جولائی ۱۹۸۳ء کو دوالمیال سے راولپنڈی جا رہے تھے کہ چکوال کے قریب ایک حادثہ میں جاں بحق ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون

ان کی اہلیہ صاحبہ (ہمشیرہ جنرل ملک نذیر احمد مرحوم) اور لڑکا طارق محمود شدید زخمی ہو گئے اور راولپنڈی میں زیر علاج ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میرے مرحوم بھائی کی مغفرت فرمائے۔ زخمیوں کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(عبداللہ خان (کیپٹن ریٹائرڈ) باب الابواب ربوہ)